وُضُوکا مسنون طریقہ(مختصر صحیح بخاری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ : سورۃ المائدہ آیت ٦ :

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟
بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَٱطَّهَّرُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ
جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَـٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟
بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَـٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ
نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو اور اگرتم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا کوئی تم میں سے جائے ضرورت سے آیا ہو یا عورتوں کے پاس گئے ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو اور اسے اپنے مونہوں او رہاتھوں پر مل لو اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تاکہ اپنا احسان تم پر پورا کرے تاکہ تم شکر کرو ﴿٦﴾

- وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ نماز کے لیے وضو شرط ہے ۔
- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت،مفہوم - وہ نماز کوئی حیثیت نہیں رکھتی جووضو کے بغیر پڑھی جائے –

۲ : نیت :

- ہرعمل کی ابتداء کے لیے نیت شرط ہے، ارادہ مشروط ہے -
- نیت کے بغیر وضو نہیں ہوسکتا –
- زبان سے بولنے کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پوائنٹ پر روکا ہم بھی رُک جائیں گے، اگر مزید آگے بڑھے تو یہ بدعت شمار ہوگی -
- وضو کے فرائض - مُستحبات - سُنتیں - یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم نہیں ہے اور نہ ہی صحابہ اکرام سے ملتا ہے -
- حدیث : اُس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں -
- اور اس کا وضو نہیں جو اس پر اللہ کا نام نہیں لیتا -
- جس جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رُک جائیں گے ہمیں بھی وہیں رُکنا ہے –

۳ : وُضو کے شروع میں بِسۡمِ اللّٰہِ پڑھنا :

- وضو کے شروع میں بِسم اللہ پڑھنا لازمی ہے (صیحیح درجے میں ہے،حسن درجے میں ہے) -
- الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے الفاظ وضو شروع کرنے سے پہلے (بِسم اللہ)کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں –

٤ : وضو میں ہر کام دائیں طرف سے شروع کرنا ہے -

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا پہنو اور جب تم وضو کروتو دائیں طرف سے شروع کرو- (کپڑا پہننا ہے تو پہلے دایاں بازو،جوتی پہنناہے تو پہلےدایاں پاؤں، ہر کام پہلےدائیں طرف سے شروع کرنا ہے)
- یہ حدیث اَمر یعنی حکم کے ساتھ آئی ہے - (ابوداؤد،کتاب الباس میں جوتی پہننےکا باب٤١٤٧ # ہے)

- دوسری روایت بھی ہے **عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا** - حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کا فرمان ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا کہ دائیں طرف سے ہرکام کرنا ،کنگھی کرنا،جوتی پہننا،وضو کرنے میں اور اپنے ہر کام میں دائیں طرف سےکام کرنا پسند تھا - (صیحیح البخاری،امام بخاری،کتاب الوضو ۱۶۸ # ہے)
- ان دو روایات سے ہمیں یہ پتہ چلا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی ہے اور عمل بھی ہے کہ دائیں طرف سے وضو شروع کیا جائے –

۵ : مِسواک کرنا :

- مسواک کا کوئی hard & fast rule نہیں ہے وضو سے پہلے بھی کرسکتے ہیں اور بعد میں بھی کرسکتے ہیں - لیکن انسان جب کُلی کرتا ہےتواس وقت بھی کرسکتا ہے۔ وضو میں مسواک کرنا انسان کی فطرت میں ہے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس میں حکم اورفضیلت بھی بیان کی ہے -
- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " اگر مجھے اپنی اُمت پر مشقت کاڈرنہ ہوتا تومیں حکم دے دیتا کہ مسواک ہر نماز کے ساتھ لازم ہے" -
- **استدلال** - نماز کے ساتھ کرلی جائے یا وضو کے ساتھ کرلی جائے مقصد سُنت کو اپنانا ہے -
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا فضیلت رکھتی ہے وہ نماز جس کے لیے مسواک کی گئ ہواس نماز پرکہ جس پر مسواک نہ کی گئ ہو ۷۰ گُنا –
- مثلاً ا یک انسان آپ کو ایک ڈالردےدیا ہےاور دوسری طرف ۷۰ دے رھا ہے تو آپ کس کی طرف جائیں گے ؟ کس کے لیے محنت کرے گا - یہ چھوٹا سا عمل ہے لیکن فضیلت بڑی ہے - (امام بیہقی نےروایت کیا ہے) اس کی سند صیحیح ہے،سند کے اعتبار سے یہ روایت صیحیح ہے

٦ : وُضومیں اعضا کوایک ایک بار،دودو بار،تین تین باردھونا جائز ہے -

- ایک بار،دو بار،تین باربھی دھونا جائز ہے،لیکن تین سےزیادہ جائز نہیں ہے- اس کے علاوہ ایک بار دھونے سےکم ثواب ملے گا اور تین باردھونے سے زیادہ ثواب ملے گا - یہ بھی نہیں سوچنا،اصل مقصد طہارت حاصل کرنا ہے - یہ تینوں طرح جائز ہے -
- دلیل : ١ : ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وُضو کیا - (بخاری١٥٧)
- ٢ : عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ ، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو باروُضو کیا -(بخاری باب الوضو ١٥٨)
- ٣ : حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ، تمام اعضاء کو تین تین بار دھونے کا ذکر ہے- (طویل روایت ہے بخاری کتاب الوضو ١٥٩)
- تینوں پر غور کرنا ہے - ایک بار دھونا، دو بار دھونا ، تین بار دھونا ، تینوں طرح جائز ہے، لیکن جس نے ان سے زیادہ بارکیا اُس نے زیادتی کی -
- اعضاء کودھونا مقصد ہے - چلو میں پانی لے کےایک ہاتھ سے چہرے پر ڈالنا پھر مزید پانی لے کر چہرےکے دوسرے حصےپرڈالنا - یہ ایک ہی بار کہلائے گا –

٧ : وُضو کا عملی طریقہ :

- ہتھیلیوں کا دھونا –
- روایت : عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک برتن میں پانی منگوایا اور تین بار دھویا اس طرح پورا وضو کرکے دکھایا - آخر میں فرمایاکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یوں تھا - (مرفوع روایت ہے کتاب الوضو ١٥٩)

- روایت - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھوں کو دھو لو اس سے پہلے کہ وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالو- (یا برتن میں) اس کو نہیں پتہ کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں لگتا رہا ہے –

۸ : کُلی کرنااور ناک میں پانی ڈالنا :

- ہاتھ کے بعد دوسرا عمل ہے کُلی کرنی ہے اور ناک میں پانی ڈالنا ہے - اس میں ۳ انداز میں روایت ہے -
- ۱ : روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی،امام بخاری نےجونقل کی ہے کہ
- اپنے دائیں ہاتھ سےبرتن سے پانی لیااور کُلی کی اور ناک میں پانی ڈالا - (باب کتاب الوضو،البخاری ۱۵۹ روایت نمبر)
- ۲ : عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتےہیں (البخاری ۱۹۲)
- عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ نے برتن میں پانی منگوایا اس میں سے ان کو وضو دکھایا ، اور تین بار ہاتھوں کو دھویا پھر کُلی کی،ناک میں پانی ڈالا اورپھر جھاڑا (پانی کے تین چلو لیے اور ہرچلو میں کُلی بھی کی اورناک میں بھی پانی ڈالا –
- ۳: عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُنھوں نےاللہ کے نبی کا وضو دکھایا ، ایک ہی چُلو سے ناک میں پانی ڈالا اور کُلی کی، اور اس عمل کو تین بار کیا - (البخاری کتاب الوضو ۱۵۱)
- تینوں روایات پر غور کرناہے ، تینوں میں مختلف ہے اس میں اصل میں کُلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا طریقہ ہے (ایک ہی چُلو سے،ایک ہی ہاتھ ، ایک ہی بار میں)
- ہم علیحدہ علیحدہ کرتے ہیں جبکہ وہ طریقہ صحیح نہیں ہے- اصل طریقہ یہ ہے کہ ایک چُلو لے کر آدھے سے کُلی اور آدھے سے ناک میں پانی ایک ہی دفعہ کیا جائے - یہ ہے صحیح طریقہ پھر اُلٹے ہاتھ سے جھاڑ لیا جائے اور پانی منہ سے نکال لیا جائے -
- ناک سے جھاڑنے کابھی حکم الگ ہے - حد بندی نہیں ہے کہ نرم ہڈی تک پانی جانا چاہیئے- اس کی کوئی حد (limit) نہیں رکھی گئ - بعد میں جھاڑنا ضرور ہے –

۹ : چہرے کا دھونا :

- ماتھے کے بال سے داڑھی کے بال ٹھوڑی کے نیچے تک ، اور ایک کان کی لَو سےدوسرے کان کی لَو تک چہرہ دھونا ہے -
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے کہ آپ نے چہرہ تین بار دھویا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ یہ تھا - (کتاب الوضو)

۱۰ : بازو دھونا :

- عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ، چہرے کے بعد اگلا عمل تھا - پھر برتن سے پانی لیا اور بازؤں کو دو بار دھویا -
- آج ہم تو نلکے سےوضو کرتے ہیں لیکن اصل طریقہ یہ کہ چلو بھر کر وضو کریں - دائیں ہاتھ سےچلوبھر کروضو کریں اور بائیں ہاتھ سے ملنا ہے - (اصل طریقہ ہےکہ دائیں ہاتھ سے پانی چلو بھر بھراجائے اور بائیں ہاتھ کے بازو پر ڈال کر ملا جائے ، نہ کہ دائیں بازو کھول کر نلکے کے نیچے رکھ دیا جائے)
- بازؤں کا دھونا ، عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی موجود ہے اور بازو کو دھویا تین دفعہ .

۱۱ : سَرکامسَح :

- ایک بار کرنا ہے - تمام اعضاء کادھونا تین تین دفعہ ہے لیکن سر کا مسَح ایک بار ہے
- دلیل : حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارےمیں سوال کیا گیا اُنھوں نے پانی منگایا سارے عمل کیے، پھراپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسَح کا -

- مسَح کا طریقہ : سامنے سے شروع کرکےپیچھے گُدی تک لے گئے پھر واپس پہلی جگہ پر لےکر آئے - (بخاری کتاب الوضو)

- **مسَح کا دوسرا طریقہ :** ربیعہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ان کے پاس گئے اور کہا پانی لے آؤ بیٹی وضو کرنا ہے - وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت باریکیاں نوٹ کرتی ہیں - اُن کا اُمت پر بہت بڑا احسان ہےکہ اُنہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کا طریقہ بہت باریکی سے نقل کیاہے - فرماتی ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوکیا -کہ انہوں نےپورے سر کا مَسح کیا - قرن (چوٹی کا حصہ) چوٹی پر دبا کے پھر نیچے لے جائیں ، بال اپنی ہیئت سے نہیں ہلے تھے - (واپس لانے پر بال آگے آجاتے ہیں) اس طرح کرنے سے رخصت مل جاتی ہے - (ابوداؤد کتاب اطہارت) شیخ البانی - اس روایت کو حسن قراردیا ہے –
- یہ دوسراطریقہ ہے مسح کا -کہ ہاتھ واپس نہیں لائے - بالوں کی اصل حالت سےبال ہلے نہیں تھے -
- (یہ روایت حسن ہے - جبکہ امام بخاری کی روایت صحیح ہے- ترجیح پھر بھی امام بخاری کی روایت کی ہے –) لیکن یہ طریقہ بھی ملتا ہے –

۱۲ : کانوں کا مَسح :

- کانوں کے مسح کے لیے دوبارہ ہاتھوں کو تر کرنے کی ضرورت نہیں -
- روایت : حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہا سے ہی ہے کہ اپنے کانوں کا مسح کیا تھا اُسی پانی کے ساتھ جو آپ کے ہاتھوں سےلگا تھا سرکے مسح کے لیے - باقی پانی جوہاتھ پر لگاتھا اسی سے کان کا مسح کیا تھا - (ابوداؤد کتاب الوضو ۱۳۰) اس کو شیخ البانی نے صحیح قرار دیا ہے –
- روایت : عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ - وضو کا طریقہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو فرمایا پانی منگوایا - پھر ایک ایک دفعہ کرکے تین تین دفعہ اعضاء دھوئے ، پھر شہادت کی

انگلی کو کان میں ڈالا اور انگوٹھے کے ساتھ مسح کیا - اورکان کےاوپر کی سائیڈ سےمسح کیا اور شہادت کی انگلی سے کان کے اندر کامسح کیا - (ابوداؤد ۱۳۵ نمبر)

- پوائنٹ کیا ہے ؟ کہ کانوں کا مسح کیا - کانوں کے اندر سے شہادتین سے مَسح کیا اور باہر سے انگوٹھے سے کیا -
- شہادت کی انگلی کو کان کے سُوراخ میں ڈالا -
- انگوٹھے کو کان کے پیچھے (back) رکھا اور گھماتے ہوئے کنپٹیوں تک لے آئے -
- یہ تھا مَسح کا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا - سر کے مَسح سے جوپانی بچا تھا اُس سے کانوں کا مسح کیا - کانوں کے سوراخ میں انگلی ڈالی،انگلی سے کان کے اندر کامسح کیا اور انگوٹھے سے باہر کامسح کیا -
- **نوٹ :** گردن کے مسح کی کوئی حدیث سنت سے ثابت نہیں ہے –

۱۳ : پاؤں کا دھونا :

- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ---- سب اعضاء دھونے کے بعد پاؤں کو ۳ بار ٹخنوں سمیت دھویا –
- عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی حالت میں پہنچے کہ ہم نمازمیں لیٹ ہورہے تھے - ہم وضو کررھے تھے تو ہم نے پاؤں پرگیلے ہاتھ پھیرے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں فرمایا - ہلاکت ہے ایڑیوں کے لیے جو خشک رہ گئ ہیں، ۳ دفعہ کہا - اس سلسے میں سخت وعید ہے - (ابو داؤد)
- ابن شداد سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کووضو کرتے دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کی چھنگلی اُنگلی سے پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرتے تھے - (ابوداؤد ۱٤۸)

١٤ : وُضو کے بعد کی دعا :

- حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی تم میں سے کوئی وضو کرےاور اس کو اچھی طرح کرے پھر یہ الفاظ کہے " اشْهَدُ انْ لّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اعَبْدُه وَرَسُولُه "اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے - (مسلم)
- ایک روایت اور بھی ہے عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ (ترمزی) جس انسان نے وضو کے بعد یہ الفاظ بولے "اشْهَدُ انْ لّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِيْكَ لَه، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُه وَرَسُولُه" اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ" جنت کے آٹھ دروازے اس کے لیے کھول دیے جائیں گے جس سے چاہیے گا جنت میں داخل ہو گا –
- نوٹ : اُنگلی آسمان کی طرف کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے - صحیح روایت میں اس کا ذکر نہیں ہے
- وُضو کے درمیان کوئی دعا نہیں ہے -کوئی دعا سنت سے ثابت نہیں ہے - صرف وُضو سے پہلے اور وُضو کے آخر کی دعا ہے
- پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی کا خلال ضرورکرنا بھی سنت ہے - (انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلو بھر پانی لیتے اورداڑھی میں خلال کرتے ...... ابوداؤد ١٤٥)

١٥ : آخر میں وُضو کے بعد وُضوکے پانی کا ایک چلو لے کرشرمگاہ پر چھڑکنا -

- زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وُضوکرنا اور نماز پڑھنا سیکھایا جب وُضوسے فارغ ہوئےتو پانی کا ایک چلو لیا اور شرمگاہ کی جگہ پر چھڑک دیا - وُضوکرنے کے بعد تھوڑا سا پانی کا چھینٹا مار لیا جائے تو یہ بھی سنت ہے - (مسند احمد ٣٧ والیم میں ٤٣٩ صفحہ پر ہے)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ